حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ تعالےٰ
۲۴ محرم الحرام چوک بیگم کوٹ لاہور

# شیعہ عقائد اور اتحاد امت

## خطاب لازوال

واعتصمو بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ـــــــــــــــــ الخ ـــــ

حضرات مجھ سے پیشتر میرے بھائیوں ' ساتھیوں ' علمائے کرام نے آپ کے سامنے سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام کے بارے میں اور ان کے مناقب ' ان کے محاسن اور ان کے فضائل کے بارے میں قرآن و سنت کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ۔

ان خیالات میں کہیں کہیں اس بات کا تذکرہ ہوا کہ یار لوگوں نے خواہ مخواہ آج کل کے اس دور میں جب کہ ملک کو اتحاد اور اتفاق کی ازحد ضرورت ہے اور جب کہ ہم کو من حیث القوم اور پاکستانی ہونے کی حیثیت سے اس بات کا عہد کرنا چاہئے تھا کہ ہم ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر اسلام کے دشمنوں کے خلاف ۔ اللہ کے دشمنوں کے خلاف اور اللہ کے حبیب کے دشمنوں کے خلاف متحد ہو کر علم جہاد بلند کریں گے ۔ ہم ایک دوسرے سے بلاوجہ اور نامناسب انداز میں الجھ رہے ہیں ۔ جس کا کوئی حاصل اور جس کا کوئی فائدہ نہیں ۔ اور حیرانگی کی بات یہ ہے کہ ان مسائل پر ہم الجھ رہے ہیں جن مسائل کی آج کے اس زمانے میں کوئی ضرورت نہیں ۔ یا تو کوئی نئی بات ہو ۔ جس پر جھگڑا کیا جائے پھر تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ہمارے درمیان اور ان کے درمیان یہ اختلاف ہو گیا ہے ۔ کہ اس بات پر ہم جھگڑ رہے ہیں یا جس اختلاف کی صورت میں کوئی حل نکل آئے ۔ کوئی نتیجہ نمو دار ہو جائے ۔ تب بھی جھگڑنے کا کوئی فائدہ ہو سکتا ہے ۔ کہ میری زمین ہے دوسرے نے لے لی ہے میں جھگڑ رہا ہوں تاکہ میری زمین واپس مل جائے ۔ پھر واقعی جھگڑنا چاہئے لیکن یہ ایک ایسا جھگڑا ہے جس کا کوئی فائدہ کوئی نتیجہ اور کوئی حاصل نہیں ہے ۔ ماسوائے اس بات کے کہ

امت کے ذہنوں میں ان پاک ہستیوں کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کئے جائیں کہ اگر وہ پاک وجود نہ ہوتے تو آج ہم ' ہمارے گھروں والے ' ہماری اولادیں ہمارے آباؤ اجداد مسلمان نہ ہوتے ۔ آج ہم بھی وا ہگہ سے پار رہنے والوں کی طرح " جنجو " پہن کے تین سو ساٹھ خداؤں کے پرستار ہوتے ان کی پوجا کر رہے ہوتے ۔ آج ہم اگر مسلمان ہیں اپنے آپ کو حلقہ بگوشان اسلام کہتے ہیں ۔ نبی کے جانثاروں میں ہمارا شمار ہوتا ہے ۔ سرور کائنات کا طوق غلامی ہم اپنے گلے میں ڈالے ہوئے ہیں ۔ آپ کی محبت کے ہم نعرے بلند کرتے ہیں تو اس کا سبب یہ ہے کہ ان پاکباز ہستیوں نے اس پودے کو جسے نبی نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا ۔ اسے اپنا خون دے کر سینچا ۔

ہماری حالت عجیب ہے کہ جس درخت کے نیچے ہم تپتی ہوئی دوپہر میں ستانے کے لئے آرام کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں ۔ ہم اسی درخت کو کاٹنے کے لئے ہاتھ میں کلہاڑے لے کر دوڑ رہے ہیں ۔

آج کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر صدیق نہ ہوتا ' فاروق نہ ہوتا ' ذوالنورین نہ ہوتا ' رضوان اللہ علیہم اجمعین ' علی مرتضےٰ نہ ہوتے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ ہم لوگوں نے مسلمان ہونا تھا اور پھر میں نے حضرت علی کا نام لیا ہے لیکن یارو ! نہ جانے تمہیں پہلے تین کا نام لیتے کیا تکلیف ہوتی ہے ۔ ہماری بات سمجھ میں نہیں آتی ایک موٹی سی بات ہے ۔ مولانا یزدانی شہید نے تو آپ کو بہت قرآن سنایا ۔ لیکن نہ جانے کب ہمارے دل کھلیں گے کہ قرآن ہم سمجھیں ۔ میں ایک جٹ کی بات آپ کو بتاتا ہوں کبھی سوچنے کی زحمت گوارا کی ہے کہ اگر صدیق ' فاروق ' عثمان کو اسلام کی تاریخ سے نکال دیا جائے تو اسلام کی تاریخ کا آغاز کہاں سے ہوگا ۔ کبھی تم نے سوچا ہے ۔ اس تاریخ کی ابتدا کہاں سے ہو گی ۔ بتلاؤ ! اسلام کا آغاز کہاں سے شروع کرو گے ۔ کون سے اسلامی نظام کے نفاذ کا اپنے ملک میں مطالبہ کرتے ہو ؟ اس کی مثال کوئی کائنات میں بتلا سکتے ہو ۔ کون سا نظام ؟

اگر تم انصاف کرو تو تمہیں ماننا پڑے گا کہ نظام قائم کرنے سے پہلے ایک جگہ کی

ضرورت ہے جس میں نظام قائم کیا جائے ۔ اور بتلاؤ ۔ وہ جگہ تمہیں کس نے مہیا کی تھی ۔ علی آئے 'انھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم لہرایا ۔ لیکن انصاف کی بات کرو ۔ پرچم لہرانے کے لئے جگہ کس نے بخشی تھی ۔ کبھی سوچا ہے ۔ علی کا بہت بڑا کمال ہے کہ اس نے اسلام کو تھاما ۔ اور آگے چلو حسین کا بہت بڑا احسان کہ اس نے تمہارے الفاظ میں امت کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو ڈوبنے سے بچایا ۔ اور ڈوبنے سے تو حسین نے بچایا ہے اس ناؤ کو کس نے بنایا ہے ۔ کبھی یہ بھی سوچا ہے ۔ پھر بات تو بڑی واضح ہے کہ تم کہتے ہو کہ ڈوبنے کا وقت آیا تو حسین نے خون دے کر بچایا ؟ اس کا مطلب ہے پہلے تو ڈوب نہیں رہی تھی ۔ پہلے تو سلامت تھی ۔ تبھی تو علی کو اپنے گھر والوں کو چھوڑ کر کوفے کی طرف آکر کسی لشکر سے لڑائی نہ لڑنی پڑی ۔ اگر بیٹا لڑ سکتا ہے تو باپ کی زندگی میں ناؤ ڈوبتی نظر آتی تو وہ نہ لڑتا ۔ کس کی توہین کر رہے ہو ۔ کبھی تم نے سوچا ہے ؟ کہ

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

تم کہتے ہو ! نبی رخصت ہوئے ' ساری کائنات مرتد ہو گئی ۔ صرف تین آدمی مسلمان رہ گئے ۔ میں نے تمہاری کتاب اٹھائی کہ ان تین آدمیوں کا نام پڑھوں میرے دل میں تھا کہ ان تین میں سے ایک نبی کا چچا ہو گا ۔ جس کو نبی نے کہا تھا " العباس منی و انا منہ " عباس صرف میرا چچا ہی نہیں میرا باپ بھی ہے ۔ میں نے سوچا تھا کہ ان میں ایک علی ہو گا میں نے سوچا تھا کہ ان میں ایک فاطمہ ہو گی ۔ میں نے سوچا تھا کہ ان میں ایک حسین ہو گا لیکن جب میں نے " اصول کافی " کو اٹھایا جب میں نے تمہاری کتاب " رجال کشی " کو اٹھایا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ صرف تین آدمی بچے ۔ ایک سلمان تھا دوسرا ابو ذر تھا تیسرا مقداد تھا ۔

او مجھے بتلاؤ نبی کا گھرانہ کہاں گیا ہے ؟

نعرے لگے دشمنان صحابہ ———— مردہ باد ۔

کسی کو مردہ نہ کہو ' ہم تو تمہیں بھی زندہ کرنا چاہتے ہیں ہماری آرزو یہ ہے خدا کی قسم ! ہم دعا نہیں مانگتے تمہاری تباہی کی ۔ تمہاری ہدایت کی دعا مانگتے ہیں بدعا نہیں مانگتے : اس لئے کہ میرے دین میں گالیاں ہیں ہی نہیں میرا دین تولا ہی تولا ۔ ابو بکر ہو تب بھی تولا ۔ حسن ہو تب بھی تولا ۔ حسین ہو تب بھی تولا ۔ او تبرا تیرے ہاتھ میں آیا ۔ تو نے میرے بڑوں کو گالی دی اور نہ جانا کہ اپنے گھر کا بھی صفایا کر رہا ہے ۔ تو نے سوچا ہی نہیں سن لو ! جن کا مسلک پیار کا ہوتا ہے ۔ وہ اپنوں کو بھی بچا لیتے ہیں بیگانوں پہ بھی چھینٹے نہیں پڑنے دیتے اور جن کو دشمنی کی عادت پڑ جائے جن کو کاٹنے کی عادت پڑ جائے ۔ وہ جلے ہوئے تنکوں کے ساتھ ساتھ سر سبز و شاداب درختوں کو بھی کاٹ دیتے ہیں تمہیں کاٹنے کی عادت پڑی ہوئی ہے گالی دینے کی عادت پڑی ہوئی ہے اور حافظ عبداللہ صاحب زور لگا رہے تھے ۔ نبی کا اہل بیت کون سا ہے ۔ بیویاں ہیں کہ بیٹیاں ہیں کہ گھر والے ' بات ٹھیک تھی لیکن میں کہتا ہوں کہ حافظ صاحب یہ قوم سیدھی سادھی ہے ۔ ان کو کہو جن کو تم اہل بیت مانتے ہو ۔ ہم انہیں کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں ۔ تم چلو تو سہی ہمارے ساتھ آؤ تو سہی او دل تبدیل کرو تو سہی ۔ سینوں سے لگو تو سہی ؟

آؤ تم ان کو اہل بیت نہ مانو جن کو قرآن کہتا ہے ۔ تم ان کو اہل بیت مان لو جن کو تم کہتے ہو ۔ ہم انہیں کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں ۔ انہیں کے ساتھ چلو ان سے پوچھو ؟ ان سے صدیق کے بارے میں پوچھو ؟ ان سے فاروق کے بارے میں پوچھو ؟ ان سے ذوالنورین کے بارے میں پوچھو ؟ او جاؤ ! نہج البلاغہ کو اٹھاؤ ۔ یزدانی صاحب بھی جوش میں تھے کہہ رہے تھے ( پریشان تھے ۔ اللہ ان کی پریشانی دور فرمائے ) کہہ رہے تھے تم نہج البلاغہ لے کر آؤ ہم قرآن لے کر آتے ہیں ۔ ہم کہتے ہیں نہیں ۔ تم نہج البلاغہ لے کر آؤ ہم نہج البلاغہ تمہیں کھول کر دکھاتے ہیں ۔ آؤ تو سہی ۔ قسم ہے رب کعبہ کی کافر جو اپنی کتاب کا نام لے ۔ کتاب تمہاری زبان ہماری مزہ کیا ہے اپنی کتاب کے حوالے سے منوانا یہ کیا بہادری کی بات ہے ۔ اپنی کتاب نہیں کتاب تمہاری

کسی کو مردہ نہ کہو ' ہم تو تمہیں بھی زندہ کرنا چاہتے ہیں ہماری آرزو یہ ہے خدا کی قسم ! ہم دعا نہیں مانگتے تمہاری تباہی کی ۔ تمہاری ہدایت کی دعا مانگتے ہیں بدعا نہیں مانگتے : اس لئے کہ میرے دین میں گالیاں ہیں ہی نہیں میرا دین تولا ہی تولا ۔ ابو بکر ہو تب بھی تولا ۔ حسن ہو تب بھی تولا ۔ حسین ہو تب بھی تولا ۔ او تبرا تیرے ہاتھ میں آیا ۔ تو نے میرے بڑوں کو گالی دی اور نہ جانا کہ اپنے گھر کا بھی صفایا کر رہا ہے ۔ تو نے سوچا ہی نہیں سن لو ! جن کا مسلک پیار کا ہوتا ہے ۔ وہ اپنوں کو بھی بچا لیتے ہیں بیگانوں پہ بھی چھینٹے نہیں پڑنے دیتے اور جن کو دشمنی کی عادت پڑ جائے جن کو کاٹنے کی عادت پڑ جائے ۔ وہ جلے ہوئے تنکوں کے ساتھ ساتھ سرسبز و شاداب درختوں کو بھی کاٹ دیتے ہیں تمہیں کاٹنے کی عادت پڑی ہوئی ہے گالی دینے کی عادت پڑی ہوئی ہے اور حافظ عبداللہ صاحب زور لگا رہے تھے ۔ نبی کا اہل بیت کون سا ہے ۔ بیویاں ہیں کہ بیٹیاں ہیں کہ گھر والے ' بات ٹھیک تھی لیکن میں کہتا ہوں کہ حافظ صاحب یہ قوم سیدھی سادھی ہے ۔ ان کو کہو جن کو تم اہل بیت مانتے ہو ۔ ہم انہیں کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں ۔ تم چلو تو سہی ہمارے ساتھ آؤ تو سہی او دل تبدیل کرو تو سہی ۔ سینوں سے لگو تو سہی ؟

آؤ تم ان کو اہل بیت نہ مانو جن کو قرآن کہتا ہے ۔ تم ان کو اہل بیت مان لو جن کو تم کہتے ہو ۔ ہم انہیں کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں ۔ انہیں کے ساتھ چلو ان سے پوچھو ؟ ان سے صدیق کے بارے میں پوچھو ؟ ان سے فاروق کے بارے میں پوچھو ؟ ان سے ذوالنورین کے بارے میں پوچھو ؟ او جاؤ ! نہج البلاغہ کو اٹھاؤ ۔ یزدانی صاحب بھی جوش میں تھے کہہ رہے تھے ( پریشان تھے ۔ اللہ ان کی پریشانی دور فرمائے ) کہہ رہے تھے تم نہج البلاغہ لے کر آؤ ہم قرآن لے کر آتے ہیں ۔ ہم کہتے ہیں نہیں ۔ تم نہج البلاغہ لے کر آؤ ہم نہج البلاغہ تمہیں کھول کر دکھاتے ہیں ۔ آؤ تو سہی ۔ قسم ہے رب کعبہ کی کافر جو اپنی کتاب کا نام لے ۔ کتاب تمہاری زبان ہماری مزہ کیا ہے اپنی کتاب کے حوالے سے منواتا یہ کیا بہادری کی بات ہے ۔ اپنی کتاب نہیں کتاب تمہاری

۔ ذرا ہماری انگلیاں تو لگنے دو دیکھو کیسے بولتی ہے ۔ تم نے کتاب رکھی ہوئی ہے بند کر کے ہم نے کتاب تمہیں کھول کے دکھائی ۔ آؤ بیگانوں سے نہ پوچھو ۔ جن کو تم اہل بیت کہتے ہو نہج البلاغہ تمہاری کتاب تمہاری چھپی ہوئی تمہاری شائع کردہ ۔ کاغذ تمہارا ' سیاہی تمہاری قلم تمہاری ' تاریکی تمہاری روشنی میری ہے ۔ آ ! ذرا سن لے علی آیا ہے عثمان کے پاس ۔ لوگوں نے کہا علی ! عثمان کو جا کر سمجھاؤ ۔ آئے سمجھانے ۔ جاؤ ! اٹھاؤ نہج البلاغہ کو ۔ اس گاؤں کے چوہدری موجود ہیں ۔ حکومت کے سی ۔ آئی ڈی کے آدمی موجود ہیں اور ہم تو ایسے خوش نصیب ہیں جہاں ہم جاتے ہیں ۔ سی آئی ڈی سپیشل آتی ہے ہمارے لئے ہاں اس لئے کہ ۔

میں کھٹکتا ہوں دل یزداں میں کانٹے کی طرح
تو فقط اللہ ہو ' اللہ ہو ' اللہ ہو

آ ! میں تجھے بتلاؤں ' نہج البلاغہ میں کیا لکھا ہے ۔ اسی لاہور میں رہتا ہوں اسی جگہ بستا ہوں ۔ حوالہ میرے ذمے اور جاؤ ! اس گاؤں کے چوہدریو ! تم گواہ رہنا کعبے کے رب کی قسم کھا کے کہتا ہوں ۔ اور پاس کچھ نہیں اپنی گاڑی اس کو انعام میں دینے کے لئے تیار ہوں جو حوالہ غلط ثابت کرے ؟

آؤ جن کو تم اہل بیت کہتے ہو ۔ انہی سے پوچھو علی ' تو سید اہل بیت ہے ؟ ذوالنورین کے بارے میں تو کیا کہتا ہے ' کہتا ہے ؟ ذوالنورین ! لوگوں نے کہا میں تجھ کو سمجھاؤں ہائے سبائی تھے کہنے والے ۔ مجبور کرنے والے کہتے تھے ۔ یہ باب علم ہے اور جو علم کے دروازے سے نہ گزرے اس کا نہیں ۔ آؤ باب علم سے پوچھو باب علم نے عثمان کو کیا کہا ؟ کہا لوگوں نے کہا ہے تجھ کو سمجھاؤں لیکن تیرے پاس آ کر کہتا ہوں تجھ کو کیا سمجھاؤں " انت تعلم ما اعلم " جو کچھ مجھ کو پتہ ہے تجھ کو بھی پتہ ہے ۔ پوچھو تو سہی ۔ یہ بھی اہل بیت ہیں ۔ وہ تو بعد کی بات ہے کہ اہل بیت کون ہیں وہ بھی فیصلہ کر لیں گے ۔ تم انہی کو مانو کہ یہ بھی ہمارے ہیں اور ہمارے ہم کو چھوڑ کے جا سکتے نہیں ! او ! جن کے ہوتے ہیں ساتھ دیتے ہیں اور دیکھنا پھر کس کے ہیں ۔ کتاب تیری ہاتھ

میرا ' اس کو کہتے ہیں ۔
جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے

کہا جو ہم جانتے ہیں تو جانتا ہے جتنا نبی سے ہم نے سیکھا اتنا تو نے سیکھا ۔ جتنا نبی کو ہم نے دیکھا ' اتنا تو نے دیکھا ۔ ابو بکر و عمر ۔ نام لے کر کہا ۔ وہ بھی نبی کے پاس بیٹھے انہوں نے بھی نبی سے سیکھا ' انہوں نے بھی نبی سے حاصل کیا ' وہ بھی نبی کی صحبت سے اکسیر بنے وہ بھی نبی کی صحبت سے کندن بنے وہ نبی کی نظر سے آسمانوں کی بلندیوں سے ہمکنار ہوئے ۔ لیکن عثمان ایک شرف تجھ کو حاصل ہوا جو ان کو بھی حاصل نہ ہوا " نلت من صحرہ مالم ینالاہ " اور تجھ کو نبی نے دو بیٹیاں دیں ۔ کائنات میں کسی کو دو نہیں دیں ۔ آؤ تو سہی ۔ عثمان کو کہتا ہے تجھ کو نبی نے دو بیٹیاں دیں کائنات میں کسی کو نبی نے دو بیٹیاں نہیں دیں ۔ ہائے اور بات ہو رہی تھی وراثت کی ۔ کیا کہوں

اڑا دی بلبلوں نے ' قمریوں نے ' عندلیبوں نے
چمن میں ہر طرف بکھری پڑی ہے داستاں میری

کیا کہوں کیا نہ کہوں ' وقت تھوڑا ' کوئی بات نہیں جی چاہتا ہے کہ تھوڑے وقت میں کچھ کہہ جاؤں ۔ سن لو ذرا ' توجہ سے سننا ' کہہ رہے تھے مسئلہ وراثت کا ہے ۔ قاضی صاحب ( پروفیسر قاضی مقبول احمد صاحب علامہ صاحب کے قریبی ساتھی ہیں ) نے خوبصورتی سے اشارہ کیا ۔ اور میں کہتا ہوں اور ایک طریقے سے سنو کہتے ہیں یہ وارث ہے خلافت کا ' کیوں وارث ہے کہتے ہیں چچے کا بیٹا تھا ۔ ہم نے کہا یہ اکیلا ہی تھا تو سچ ہے اگر اور تھے تو اس کو کیوں نہ ملی ان کو کیوں نہ ملی اس کا بڑا بھائی بھی تھا کہ نہیں یہ تو چھوٹا تھا ' عقیل اس سے بڑا تھا وہ بھی ابو طالب کا بیٹا یہ بھی ابو طالب کا بیٹا ' پھر یہ چچے کا بیٹا تو عبداللہ ابن عباس نہ تھا کہ نبی نے رات کی تاریکی میں اس کو اپنے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ' ماتھا چوما ' ہونٹوں کو اپنے لب ہائے مبارکہ سے لگایا ۔ کہا " اللھم علمہ القرآن و فقہہ فی الدین " اللہ ! قرآن اتارا مجھ پہ ہے سمجھ اس کو دے وہ نہیں تھا عبید اللہ نہیں تھا او چلو بات چھوڑو ' چچے کا بیٹا تو بیٹا ہے اگر وراثت

چچے کا بیٹا ہونے کی وجہ سے ملتی تو عباس کو کیوں نہ ملی ۔ وہ تو چچا تھا ۔ یہ تو چچے کا بیٹا ہے اور جس کی وجہ سے رشتے داری بنی وہ خود موجود ہے ۔ اس کو کیوں نہ ملی ۔ کہتے ہیں ! چچے کا بیٹا ہونے کی وجہ سے نہیں داماد تھا ۔ ہم نے کہا یہ ایک بیٹی کا شوہر تھا اس کا حصہ بن گئی اور جو دو کا تھا ۔ اس کو کیوں نہ ملی ۔ علی کے گھر ایک بیٹی تھی ' ذوالنورین کے گھر دو بیٹیاں تھیں اس کو کیوں نہ ملی ۔ کوئی بات کرتے ہو ۔ وراثت کی بات ! اور وراثت کی وہ لوگ بات کرتے ہیں جن کا مذہب ہی وراثت پر ہے قاضی صاحب نے تو ویسے ہی ہماری وجہ سے بات کو مختصر کر دیا تھا ۔ تمہیں پتہ نہیں کہ ان کے مذہب کی بنیاد وراثت پر ہے ۔ باپ کے بعد بیٹا ' بیٹے کے بعد پوتا ' پوتے کے بعد پڑپوتا ' پڑپوتے کے بعد اس کا پوتا ' پھر اس کا پوتا اور جب اولاد نہ ہوئی کہنے لگے امامت ہی ختم ہو گئی ہے ۔ تمہاری ! تمہارا تو مسئلہ ہی وراثت پر ہے جب بیٹا نہ رہا تم نے امامت بھی گم کر دی ۔ تمہاری بات کیا ہے ۔ تم کیا اعتراض کرتے ہو ' وراثت ! کوئی مسئلے ہیں ؟

آؤ ! اہل بیت سے پوچھو ۔ کون اہل بیت ؟ آج فاروق کو صدیق کو برا کہتے ہو ۔ ان اہل بیت سے پوچھو تو سہی ۔ ان کی کیفیت کیا تھی جاؤ ! اٹھاؤ کتاب الشافی کو تمہارے علم الھدیٰ کی نام اس کا مرتضیٰ تھا تم نے کہا اس کا نام مرتضیٰ نہیں ہدایت کا نور ہے ۔ ہم نے کہا کتاب اس کی حوالہ علی کا زبان میری اور دماغ تیرا ' سن ذرا بات عثمان کے بارے میں یہ کہا ۔ عمر کے بارے میں کیا کہا ۔ وفات ہوئی ' شہادت ہوئی کفن پہنایا گیا سفید چادر ان کے لاشہ مبارک پر ڈالی گئی ۔ علی کو خبر ہوئی ۔ آنکھوں میں آنسو آئے ۔ قدموں نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا ۔ جوان بیٹے حسن نے سہارا دیا ۔ دوسری طرف سے حسین نے پکڑا ۔ بابا کیوں روتے ہو ؟ کہا آج عمر اکیلا نہیں گیا ۔ اسلام ساتھ لے گیا ــــــــــــــــ

اس سے پیشتر بھی کہا تھا جب صدیق کو پرانے کفن میں نہلا کے رکھا گیا تھا کہنے لگا ' اللہ میری ایک بڑی آرزو ۔ کتاب الشافی علم الھدیٰ کی تلخیص الشافی طوسی کی آمال

ابن قمی کی ' تینوں کتابیں تمہاری ' حوالہ علی کا دل تیرا زبان میری غلط ہو تو گردن کو کٹوانے کے لئے تیار ' آ ذرا بات کر 'کیا کہا کہا اللہ ایک ہی آرزو ہے سننے والے سن رہے ہیں کہا علی کیا آرزو ہے ؟ کہا آرزو یہ ہے اللہ مجھ کو بھی اس طرح بنا دے ' او علی جس کی طرح بننے کی دعا کر رہا ہے تو اس کو گالی دے رہا ہے کبھی سوچا ہے ؟ اور اگر یہ تیرے تھے تو جاؤ پھر علی سے پوچھو ' اگر یہ تیرے تھے حسنین کے بعد پہلا بیٹا ہوا ۔ نام رکھا اپنے آقا کے نام پر محمد ' کس کے نام پہ رکھا ' تمہارے گھر بیٹا پیدا ہوتا ہے کس کے نام پہ نام رکھتے ہو ۔ اپنے پیاروں کے نام پہ اپنے یاروں کے نام پہ ' اپنے ماں باپ کے نام پہ اپنے دلداروں کے نام پہ اپنے سینے میں ٹھنڈک والوں کے نام پہ کہتے ہیں وہ مٹ گیا ہے میرے گھر میں اس کا نام زندہ رہے اس کی یاد زندہ رہے رکھتے ہو کہ نہیں ؟ علی نے نام رکھا ' پہلا بیٹا حسنین کے بعد پیدا ہوا ' یہ نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھے تھے ' علی نے نام رکھا ' اٹھا ذرا کتاب الارشاد شیخ مفید کی ۔ جلاء العیون ملا باقر مجلسی کی الفصول المہمہ ابن دباغ کی ۔ کشف الغمہ اربلی کی ۔ اٹھا ذرا کتاب ۔ پوچھ علی سے آج تیرے گھر بچہ ہوا نام کیا رکھ رہا ہے ؟ کہا بچہ ہوا ' اپنے آقا کے نام پہ محمد رکھ رہ ہوں ( صلی اللہ علیہ وسلم ) دوسرا بیٹا ہوا ۔ علی مبارک ہو تیرے گھر دوسرا بیٹا آیا ۔ کس کے نام پہ نام رکھ رہے ہو ؟ نبی کے یار غار کے نام پہ ابو بکر رکھ رہا ہوں جاؤ

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا فیصلہ دل کا

خدا کی قسم ہے صرف اس بات پہ فیصلہ کر دو لڑائی ہم کو نہیں آتی ' جھگڑا ہم کو نہیں آتا ' گالی دینے کا طریقہ ہم کو ہمارے بڑوں نے بتلایا ہی نہیں کہ :

ہمارا مذہب پیار ' ہمارا مسلک محبت ' میری آواز محبت جہاں تک پہنچے ۔

گالی نہیں دیتے ' البتہ گالی سن کے بدمزہ بھی نہیں ہوتے اور کہتے کیا ہیں

کتنے شریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بدمزہ نہ ہوا

کیوں بدمزہ نہیں ہوتے سوچتے ہیں کہ گالی دینے والے نے ہم کو ہماری وجہ سے تو گالی نہیں دی ۔ ہم نے قتل نہیں کیا' چوری نہیں کی' ڈاکہ نہیں ڈالا' کیا کیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کی محبت کو اپنے سینے میں سموئے ہوئے ہیں اور تو کوئی جرم نہیں کیا۔

خونے نہ کردہ ایم کسے را نہ کشتہ ایم
جرم ہمیں کہ عاشقے روئے تو گشتہ ایم

اور سن لو قسم ہے کعبے کے رب کی ہم تو ہیں محبت والے ہم نے حجرا اسود کو بھی اس لئے پیار کیا کہ آقائے مدینہ نے پیار کیا تھا' اور ہم نے صدیق کو بھی پیارا جانا کہ نبی سے پوچھا گیا تھا تجھ کو کائنات میں سب سے پیارا کون ہے اس نے کہا تھا صدیقہ کا باپ صدیق ہے ۔ ہم نے اس سے بھی پیار کیا تو نبی کی وجہ سے کیا۔ ہم نے فاروق کو پیارا جانا تو نبی کی وجہ سے جانا ۔ ہماری علی سے بھی کوئی رشتے داری نہیں' اس سے بھی پیار کیا تو نبی کی وجہ سے' ہمارا عقیدہ یہ ہے ۔

جس کو چومتا ہے اس کو میری نگاہیں چومتی ہیں

ہمارا تو عقیدہ یہ ہے' ہمارا تو مسلک یہ ہے' ہمارا تو نظریہ یہ ہے اور گالیاں کھا کے اس لئے بدمزہ نہیں ہوتے کہ کمزور ہیں' بے طاقت ہیں او طاقت و قوت کا مظاہرہ دیکھنا ہو تو آؤ ذرا عمر کی تلوار سے دیکھو ۔ ہم نے اس سے زیادہ کائنات میں کسی کو طاقتور نہیں دیکھا جب وہ تلوار لہراتا تھا تو آسمان کی پیشانی پر شکن پڑ جاتا تھا' تم نے دیکھا ہی نہیں' قصے ہم نے نہیں گڑھے کہانیاں ہم نے بیان نہیں کیں ۔ کہ کہانیوں کو اپنا مذہب وہ بنائے جس کے پاس اصل نہ ہو اس کو کہانیوں کی احتیاج اور ضرورت باقی نہیں رہتی' جھوٹ کا سہارا کون لے؟ جن کے پاس سچ نہ ہو اور جس کے پاس پیسے نہ ہوں وہ کوکا کولا کے ڈھکنے اپنی جیب میں ڈال کر ان کو کھنکھٹاتا ہے تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے پیسے ہیں اور جن کی جیب میں روپے ہوں وہ کبھی کسی کی طرف پلٹ کے دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتا ۔ تو بنا قصے ؟ خیبر کے دروازے کے تو بنا قصے' ذوالفقار حیدری' تو

جو کہتا ہے قصے بنا میں کہتا ہوں جا؟ ایران کے شہنشاہ کسریٰ سے پوچھ وہ کون تھا ۔ کہ جس کا نام آتا تھا تو تو لرزنا شروع کر دیتا تھا ۔ پوچھنا ہے تو ان سے پوچھ ؟ ہم سے کیا پوچھتا ہے ۔ وہ کون تھا جس نے آدھی دنیا کو اپنے پیروں کے نیچے روندا وہ کون تھا جس نے قیصر و کسریٰ کے ایوانوں کو اوندھا کیا ؟ وہ کون تھا ؟ جس نے شہنشاہوں کے تاجوں کو فقیروں کے قدموں میں ڈالا تھا ؟ ہم کو قصے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جا اپنے گھر سے پوچھ ۔ ہم سے نہ پوچھ ۔ نہج البلاغہ سے پوچھ ۔ وہ کون تھا کہ ساری کائنات جس کو قطب سمجھتی تھی ۔ وہ کون تھا کہ ساری کائنات جس کو دانا سمجھتی تھی اس کو دانوں کا امام سمجھتی تھی ۔ پوچھ جا کر نہج البلاغہ سے ۔ فاروق چلا لڑنے کے لئے دشمن سے کہا نہ جا ! کہا کیوں نہ جاؤں ۔ اگر تو چلا گیا ۔ تو مسلمانوں کا ملجاو ماویٰ چلا جائے گا ۔ اگر تو نہ رہا تو مسلمان کہاں جائیں گے ۔ کہا جاتا ہوں ۔ علی نے کہا : تسبیح تب سلامت ہے کہ اس کا امام سلامت ہے ۔ امام سلامت نہ رہا تو تسبیح کے دانے بکھر جائیں گے ۔ کس نے کہا تھا ۔ او جاؤ ؟ پوچھو اہل کائنات سے کبھی انصاف سے بھی بات کر لیا کرو ۔ گالی دینا تو بڑا آسان ہے ۔ کائنات میں کون ہے جس کو گالی نہیں دی جا سکتی ۔ ہم کو تمہاری ایک ایک عادت معلوم ہے اور وہ یہ کہ تم کائنات میں ہر شخص کو گالی دے سکتے ہو ۔ گالی نہیں دے سکتے تو حکمرانوں کو نہیں دے سکتے ؟ ہم کو معلوم ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آج آیت اللہ خمینی کا ورد کرنے والو !

میں جانتا ہوں سب ذرا ذرا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

بتلائے لاہور ؟ بتلائے پشاور ؟ بتلائے روالپنڈی ؟ بتلائے ملتان ؟ بتلائے کراچی جب شاہ زندہ تھا خمینی کو مار رہا تھا اس کے ساتھیوں کو قتل کر رہا تھا ۔ پورے پاکستان میں کون تھا جو خمینی کا نام لیتا تھا ۔ ہم تھے کہ تم ( اس وقت خمینی کی اصلیت ظاہر نہیں ہوئی تھی ) اور کیا پوچھیں تم نے تو صرف چڑھتے سورج کو سلام کیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اور مورخین نے بتلایا کہ جب اٹھارہ ہزار لے کے نکلے ۔ حکمران اکیلا بیس بائیس

آدمیوں کے ساتھ آیا اور پھر ان کی کیفیت یہ تھی کہ مسلم ابن عقیل کوفہ کے ایک ایک دروازے پر دستک دیتا تھا کوئی بندہ اس کے لئے اپنے دروازے کو ذرا کھولنے پر تیار نہیں تھا۔ ہم کو معلوم نہیں! خمینی کے لئے مقدمہ ہم پہ چلا۔ اس وقت اس کا نام ہم نے بلند کیا۔ ہم! مجھے بات کہنے کی عادت نہیں ہے۔ لیکن معاف کر دو تم نے حسین کے ساتھ بھی یہی کیا تھا۔ آج گواہ فلیٹیز ہوٹل۔ یوم حسین وہاں منایا گیا۔ مجھ کو وہاں بلایا گیا۔ اس وقت کا سفیر ایران جنرل نصیری اس وقت پاکستان میں ایران کا سفیر تھا۔ شیعہ بھائیوں نے یہ مجلس بپا کی تھی اور زندگی میں پہلا اور آخری موقعہ تھا کہ مجھے کسی شیعہ مجلس میں بلایا گیا۔ خمینی لڑ رہا تھا اس کے ساتھی مر رہے تھے شاہ مار رہا تھا۔ سفیر ایران مجلس کا مہمان خصوصی تھا میں نے اپنا رخ پلٹ لیا۔ میں نے کہا میں ظالموں کے سفیروں کے سامنے تقریر کرنا گوارہ نہیں کرتا۔ ہم سوداگران حسین نہیں سوگواران حسین ہیں۔ سوگوار اور ہوتے اور سوداگران اور ہوتے ہیں۔ تم نے ہمیشہ ظالموں کا ساتھ دیا مظلوموں کا ساتھ چھوڑا۔ اور اگر مظلوموں کا ساتھ نہ چھوڑتے تو حسین اس طرح بلکتا ہوا کربلا میں جان نہ دیتا۔ جاؤ! بات آئی ہے تو کر دوں؟ کوئی ایک بات ہو تو کہوں۔ یزدانی صاحب نے وقت ہی نہیں چھوڑا میں سوچتا ہوں کیا کہوں کیا نہ کہوں۔ جاؤ دیکھو اور دہا یوسن لو! مدینے والو سن لو۔ حسین کے ساتھ مدینے والے آخری وقت تک ساتھ رہے جاؤ۔ او کوفہ کی پرستش کرنے والو۔ جاؤ۔ ذرا اپنا کوفہ دیکھو۔ میرا مدینہ دیکھو۔ آ جاؤ ذرا۔ آؤ ذرا تاریخ اٹھاؤ۔ جلاء العیون اٹھاؤ۔ مجلسی کی حیات القلوب اٹھاؤ۔ کلینی کی اصول کافی اٹھاؤ۔ طوسی کی امالی اٹھاؤ۔ ابن بابویہ کی شرائع الاسلام اٹھاؤ۔ شیخ مفید کی الارشاد اٹھاؤ۔ اربلی کی کشف الغمہ اٹھاؤ۔ ابن دباغ کی الفصول المہمہ اٹھاؤ۔ اور تاریخ یعقوبی اٹھاؤ۔ ان سے پوچھو کون ساتھ رہا کون بھاگ گیا۔ مدینے والے صرف اکہتر تھے اور مدینے والوں کا امام بہتراں۔ اکہتر نے کہا۔ اور مدینے والوں نے وفا سیکھی ہے مر جائیں گے تیرا ساتھ نہیں چھوڑیں گے کوفیوں نے کہا ہم نے وفا کا نام ہی نہیں سنا۔ نہ تیرے باپ کا ساتھ دیا۔ نہ تیرے بھائی کا

ساتھ دیا تو کہاں سے آ گیا ہے ۔ آؤ دیکھو ذرا مدینے والے کے وارث ہم ہیں کوفے والے کے وارث تم ہو ۔ جاؤ فیصلہ تم پر ہے ہم نے کبھی کوفے کا نام نہیں لیا ۔ ہم نے جب نام لیا مدینے والے کا لیا ۔ کہ ہماری منزل بھی وہی ہماری مراد بھی وہی ہمارے سفر کا آغاز بھی وہی ۔ ہمارے سفر کا انجام بھی وہی ۔ ہم نے کہا جو مدینے سے نکلا کوفے کی راہ پہ گیا ۔ خالی نہیں آیا پھر لٹا ہوا قافلہ ہی تھا ۔

اگر کوفہ افضل ہوتا تو حسین کا گھرانہ کوفہ میں رہنا گوارا کرتا ۔ جانتے ہو یزید نے جب پوچھا کہاں جاؤ گے کہنے لگے جائیں گے تو اپنے نانا کے شہر مدینے جائیں گے کوفے کا نام نہیں لیا ہم نے کوفے کا نام سنا ہے اور انداز سے ہم نے کہا "کوفی لا یوفی" کوفے والوں نے وفا کا نام نہیں سنا ۔ اسی لئے تو زین العابدین جو اکیلا بچا تھا ۔ حسین کی اولاد میں اکیلا بچا تھا ۔ جب کوفے میں پہنچا کوفے کی عورتیں ماتم کر رہی تھیں ۔ قسم ہے رب کعبہ کی حوالہ تیری کتاب کا ۔ وہ قسم کھا کے کہتا ہوں تاکہ یقین کر لے ۔ یقین نہ آئے تو مقدمہ کر لے عدالت میں مجھے طلب کر لے ۔ کعبے کے رب کی قسم ہے حوالہ نہ دکھاؤں ساری عمر کے لئے سٹیج پہ نہ آؤں گا حوالہ تیری کتاب کا ۔ کوفے کی عورتوں کو روتے ہوئے سنا کوفے کے مردوں کو زنجیر تن دیکھا ۔ دیکھا پیٹ رہے ہیں ۔ نظر اٹھائی زین العابدین بیمار نے ۔ بیمار کربلا کا تذکرہ ان سے سنتے ہو کبھی ہم سے بھی سنو ! آؤ ہم تمہیں بتلائیں کہ بیمار کربلا نے کیا کہا تھا بیمار کربلا نے آنکھیں کھولیں ۔ کوفے کے ارض و سما کو دیکھا ۔ کوفے کے در و دیوار سے بے وفائی کی آواز آ رہی ہے کوفہ ! کوفہ تو یہ تھا کوفے والے بھی روتے ہوئے آئے ۔ کوفے والی بھی پیٹتی ہوئی آئیں ۔

کہا زین العابدین ہائے حسین کہا میرے سامنے میرے بابا کا نام نہ لو کہا کیوں نہ لیں ۔ کہا ۔

**او کوفے والو ! اگر روتے ہو تو مجھے یہ بتلاؤ کہ میرے بابا کو مارا کس نے ہے ۔ خود مارتے ہو خود روتے**

ہو؟

وجاؤ اباھم عشاء یبکون ۔ قرآن کی آیت یاد آگئی کہ جھوٹے ہمیشہ رویا ہی کرتے ہیں ۔ قصے بنائے ہوتے ہیں ۔ نبی کی بیٹی زینب ۔ حیا کرو ۔ نبی کی بیٹی نبی کی بیٹی ؟ اور کہتے ہو اس نے بال بکھیر لئے اس نے اپنا آنچل پھاڑ لیا اس نے اپنے دامن کو چاک کر لیا ۔ حیا کرو ! تمھیں پتہ نہیں کہ یہ کس گھرانے کی بیٹی ہے ۔ یہ اس گھرانے کی بیٹی ہے جس کی دادی نے اپنے کٹے ہوئے بھائی کی لاش پہ کھڑے ہو کر کہا تھا ۔ چشم کائنات تو مجھے روتا ہوا نہیں دیکھے گی ۔ میں محمد کے گھرانے والی ہوں ۔ دنیا مجھے روتا ہوا نہ دیکھے گی ۔ بھائی کی لاش پڑی ہے لیکن اس پہ کھڑی مسکرا رہی ہوں کیوں کہ دنیا کی بہنیں آئیں گی اپنے بھائیوں کے سرلے کے اور میں آؤں گی اپنے بھائی کے جسم کا انگ انگ لے کے نبی کا گھرانہ تم نے نبی کے گھرانے کو کس طرح رسوا کیا کوئی ایک بات ہو تو کہوں میں نے اسی موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے ۔ اسی قسم کی گفتگو کرتے ہوئے گوجرانوالہ میں کہا تھا کہ ۔

داماں باغباں سے کف گل فروش کب
بکھرے پڑے ہیں سینکڑوں عنوان میرے لئے

کوئی ایک عنوان ہو تو بات کروں قسم ہے رب کعبہ کی مارا پھر رسوا کیا کوئی اپنی ماں کا کوئی اپنی بہن کا سربازار نام لینا گوارا کرتا ہے ۔ تم نے حسین کو کیا جانا تم نے نبی کے خانوادے کو کیا سمجھا ہے کہ ان ناپاک زبانوں سے پاکبازوں کے نام لیتے ہو ۔ خدا کا قہر ٹوٹ پڑے گا کہ اس مقدس گھرانے کا نام لینے سے پہلے باوضو تو ہو کے آؤ ۔ بازاروں میں نام لیتے ہو ۔ تم نے کیا سمجھا ہے خدا کا خوف کرو ہم کو گالی دینے کے لئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دے لو گالی ؟ ان پاکبازوں کے ناموں کو بازاروں میں لانے کی کیا ضرورت ہے کوئی ایک بات ہو تو کروں ۔

تن ہم داغ داغ شد
پنبہ کجا کجا نہم

سن لو گھر والوں سے سن لو جن کو تم اہل بیت کہتے ہو ۔ ہم نے کبھی نہیں سنا کہ داماد بھی اہل بیت میں شامل ہے ہم نے کبھی سنا ہی نہیں اور لوگو ۔ اس جگہ کے رہنے والو ۔ بتلاو ۔ ارائیں اگر اپنی بیٹی جاٹ کو دے تو وہ جاٹ داماد ارائیں بن جائے گا ؟ او بولو ۔ نہیں یہ ہو گا کہ بیٹی کی اولاد جاٹ بن جائے گی ۔ یہ بھی کبھی ہوا ہے ۔ کہ جس کو بیٹی دی ہو وہ گھر کا بن جائے ۔ یہ کبھی نہیں ہوا ۔ الٹی بات اہل بیت میں داماد شامل ہے تو جاؤ اپنی کسی کتاب سے یہ نکال کے تو دکھلاؤ کہ مرنے والے کی جائیداد داماد کو بھی ملتی ہے ۔ اپنی کسی کتاب سے دکھاؤ مسئلے بنا رہے ہیں ۔ تم نے کہا اہل بیت ۔ ہم نے کہا چلو ہم مان لیتے ہیں ۔ لیکن ان اہل بیت سے پوچھو تو سہی ان کا پہلوں کے بارے میں نقطہ نگاہ کیا ہے ۔ پہلا بیٹا ہوا نام رکھا محمد بڑا ہو کے مشہور ہوا محمد ابن علی ۔ حنفیہ اس کی ماں کا نام تھا ۔ دوسرا بیٹا ہوا ۔ لوگوں نے کہا مبارک ہو علی خدا نے بیٹا دیا ۔ نام کس کا رکھ رہے ہو ۔ کہ نام اس کا رکھ رہا ہوں جو نبی کا یار غار تھا ابو بکر ۔ تیسرا بیٹا ہوا ۔ کہا مبارک ہو ۔ کس کے نام پہ نام رکھا ؟ کہا : ابوبکر کے بعد اگر کوئی نام رکھا جاسکتا ہے تو عمر ہی رکھا جا سکتا ہے ۔ چوتھا بیٹا ہوا پوچھنے والو نے پوچھا اس کا نام کیاہے ۔ کہا جو ترتیب رب نے رکھی ہے علی نے بھی وہی رکھی ہے اس کا نام عثمان ہے ۔ جاؤ کوئی ماں کا لاڈلہ لاؤ ۔ چاہے پگڑی سیاہ ہو ۔ چاہے چہرہ سیاہ ہو چاہے کرتہ سیاہ ہو ۔ چاہے دل سیاہ ہو ۔ کوئی لووہ خدا کی قسم آنکھیں ترس گئی ہیں ۔ کوئی ماں کا لال آئے تو سہی ۔ سامنے کھڑا ہو کے کہے تو سہی مولوی جھوٹ بولتا ہے ۔ کہے تو سہی ؟

ماں نے وہ بیٹا نہیں جنا جو علی کے تینوں بیٹوں ابوبکر و عمر و عثمان کا انکار کرنے کی جرات کر سکے ۔ ابھی ماں نے بیٹا نہیں جنا ۔ او یارو ۔ ایک بات کرو علی کے پڑپوتوں کے نام تو لکھ دیے ہیں اپنے گھر پر ۔ علی کے بیٹوں کے نام لکھتے ہوئے کیا تکلیف ہوتی ہے ۔ او چلو ہمارے صدیق کا نام نہ لکھو ۔ ہمارے فاروق کا نام نہ لکھو ۔ ہمارے عثمان کا نام نہ لکھو اپنے علی کے تینوں بیٹوں کا نام تو لکھ دو ۔ لکھو تو سہی ۔ اور کتاب تیری ۔ کوئی بات ختم ہوگئی ہے ؟ شہدائے کربلا کا ذکر کرنے والوں ! حیاء کرو

سن لو گھر والوں سے سن لو جن کو تم اہل بیت کہتے ہو ۔ ہم نے کبھی نہیں سنا کہ داماد بھی اہل بیت میں شامل ہے ہم نے کبھی سنا ہی نہیں اور لوگو ۔ اس جگہ کے رہنے والو ۔ بتلاو ۔ ارائیں اگر اپنی بیٹی جاٹ کو دے تو وہ جاٹ داماد ارائیں بن جائے گا ؟ او بولو ۔ نہیں یہ ہو گا کہ بیٹی کی اولاد جاٹ بن جائے گی ۔ یہ بھی کبھی ہوا ہے ۔ کہ جس کو بیٹی دی ہو وہ گھر کا بن جائے ۔ یہ کبھی نہیں ہوا ۔ الٹی بات اہل بیت میں داماد شامل ہے تو جاؤ اپنی کسی کتاب سے یہ نکال کے تو دکھلاؤ کہ مرنے والے کی جائیداد داماد کو بھی ملتی ہے ۔ اپنی کسی کتاب سے دکھاؤ مسئلے بنا رہے ہیں ۔ تم نے کہا اہل بیت ۔ ہم نے کہا چلو ہم مان لیتے ہیں ۔ لیکن ان اہل بیت سے پوچھو تو سہی ان کا پہلوں کے بارے میں نقطہ نگاہ کیا ہے ۔ پہلا بیٹا ہوا نام رکھا محمد بڑا ہو کے مشہور ہوا محمد ابن علی ۔ حنفیہ اس کی ماں کا نام تھا ۔ دوسرا بیٹا ہوا ۔ لوگوں نے کہا مبارک ہو علی خدا نے بیٹا دیا ۔ نام کس کا رکھ رہے ہو ۔ کہ نام اس کا رکھ رہا ہوں جو نبی کا یار غار تھا ابو بکر ۔ تیسرا بیٹا ہوا ۔ کہا مبارک ہو ۔ کس کے نام پہ نام رکھا ؟ کہا : ابوبکر کے بعد اگر کوئی نام رکھا جاسکتا ہے تو عمر ہی رکھا جا سکتا ہے ۔ چوتھا بیٹا ہوا پوچھنے والو نے پوچھا اس کا نام کیا ہے ۔ کہا جو ترتیب رب نے رکھی ہے علی نے بھی وہی رکھی ہے اس کا نام عثمان ہے ۔ جاؤ کوئی ماں کا لاڈلہ لاؤ ۔ چاہے پگڑی سیاہ ہو ۔ چاہے چہرہ سیاہ ہو چاہے کرتہ سیاہ ہو ۔ چاہے دل سیاہ ہو ۔ کوئی لووء خدا کی قسم آنکھیں ترس گئی ہیں ۔ کوئی ماں کا لال آئے تو سہی ۔ سامنے کھڑا ہو کے کہے تو سہی مولوی جھوٹ بولتا ہے ۔ کہے تو سہی ؟

ماں نے وہ بیٹا نہیں جنا جو علی کے تینوں بیٹوں ابوبکر و عمر و عثمان کا انکار کرنے کی جرات کر سکے ۔ ابھی ماں نے بیٹا نہیں جنا ۔ او یارو ۔ ایک بات کرو علی کے پڑپوتوں کے نام تو لکھ دیے ہیں اپنے گھر پر ۔ علی کے بیٹوں کے نام لکھتے ہوئے کیا تکلیف ہوتی ہے ۔ او چلو ہمارے صدیق کا نام نہ لکھو ۔ ہمارے فاروق کا نام نہ لکھو ۔ ہمارے عثمان کا نام نہ لکھو اپنے علی کے تینوں بیٹوں کا نام تو لکھ دو ۔ لکھو تو سہی ۔ اور کتاب تیری ۔ کوئی بات ختم ہوگئی ہے ؟ شہدائے کربلا کا ذکر کرنے والوں ! حیاء کرو

اور اس کو کہتے ہیں اہل بیت ۔ زور لگانے کی کیا ضرورت ہے تمہارے ۔ ہم نے تم کو مانا ہے تم بتلاؤ اگر اہل بیت سے محبت کرنے والے ہو ۔ عوبحہ کے بیٹے محمد کا نام لیتے ہو شہدائے کربلا میں ۔

او مرثیے سننے والے سینو ۔ تم بھی میرے بھائی ہو ۔ لیکن ناراض نہ ہونا لکیر پیٹتے ہو سانپ نکل جانے کے بعد ۔ ان پیٹنے والوں کو خام مال کس نے مہیا کیا ہے تم بھی مرثیے پڑھتے ہو وہ بھی مرثیے پڑھتے ہیں ۔ فرق کیا ہے ؟ آؤ فرق کرو ۔ اگر چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد نبی کے صحابہ سے محبت کرنے والی ہو ان کو حق سناؤ کچی روٹی پکی روٹی پڑھ کے آتا ہے مولوی وہی سینوی گاتا ہے وہی وہ گاتے ہیں ۔ پھر آدمی نقل کے پاس کیوں جائے اصل کے پاس کیوں نہ جائے ۔ او سنتے ہو کہ نہیں ۔ ہم برے سہی ہم نابکار سہی ۔ ہمیں گالی دے لو ۔ تم بھی دے لو تمہارا بھی دل ٹھنڈا ہوجائے ہم کچھ نہیں کہتے ۔ لیکن کبھی یہ بھی سنا ہے کہ وہابیوں کی کوئی بہو بیٹی بھی گھوڑے کے نیچے منڈاوار نے گئی ہو کیوں لڑتے ہو یار ۔ یار حق کی بات تو ہم اکیلے بھائی بن کے کر رہے ہیں اور منڈا نیچے سے وار نے کی بات کرتے ہو ۔ کائنات کے رب کی قسم ہزار گھوڑا ہو ہم اپنے منڈے پر اس کو وار ناگوار انہیں کرتے ۔ گھوڑوں کے سموں کے نیچے تم خود لیٹتے ہو ۔ اگر گھوڑا کسی نے نکال لیا تو گناہ کیا کیا ہے ۔ دودھ تم پلاتے ہو رونق تم بناتے برا ہم کو کہتے ہو ۔ ہم کو معلوم نہیں ہے یہ بات ہم کہتے ہیں ۔

دینے والا نہ گھوڑا نہ گھوڑے والا

" چوہدری جی گل سمجھ آ رہی اے کہ نئیں "

بات سیدھی جب تم ذرا نیچے آگئے پھر اور نیچے چلے جائیں ۔ سلامت وہی رہے گا کہ گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے ۔

جس نے ایک دروازے پر جھکالی وہ سو دروازے پر بھی جھکا دے گا ۔ اور ہم سے کائنات کیوں ناراض ہے ۔ یزدانی صاحب کہہ رہے تھے ۔ دائیوں ۔ اہل حدیثوں کی دائیوں ' کہہ رہے تھے کہ نہیں ۔ یہ مشیری یہ وزیری کوئی ہم سے زیادہ بڑی ہے ۔

لوگوں نے ان دیواروں کو نہیں دیکھا جن دیواروں کو پھاند کے ہم پڑھ کے آئے ہیں ۔ کیا ہے ۔

اگر علم کی بنیاد پر یہ چیزیں ملتی تو ہمارے پاؤں کے تلووں کے نیچے ہوتیں لیکن ان میں سر کو جھکانا پڑتا ہے لیکن ہم نے جھکانا نہیں کٹانا سیکھا ہے ۔ نام حسین کا لیتے ہو جھک ہر جگہ جاتے ہو ۔ وہ ہی رہے گا جو کہیں نہ جھکا ہو ۔ نہ دربار پہ جھکا ہو ۔ نہ وزیر کے سامنے جھکا ۔ نہ مشیر کے سامنے جھکا ۔ نہ مارشل لا ایڈ منسٹریٹر کے سامنے جھکا ۔ صدر کے سامنے جھکا ۔ نہ ولی کے سامنے جھکا تو صرف رب کائنات کے سامنے جھکا ۔ اور وہیں جھکا ۔ دنیا کی کوئی طاقت پھر اس کو کہیں جھکا نہیں سکتی ۔ جھکنے کا کیا ہے ۔ یہ ہمارا دوست تھانیدار ہے اس کو دیکھ کے جھک جائیں ۔ ٹھیک ہے کہ نہیں ۔ تھانیدا کے آگے جھکو ۔ ڈی ۔ ایس ۔ پی کے آگے رکوع وچہ جاو ۔ ایس ۔ پی آگے سجدے وچ جاو ۔ تے آئی جی آئے تے لے پے جاو ۔ پھر یہ بات ہے کیوں حافظ جی کیوں قاضی صاحب پھر گھوڑے کے آگے جھکو ۔ گھوڑے والے کے آگے جھکو ۔ پھر گھوڑے والے کے آگے جھکو پھر جہاں سے گھوڑ آیا ہے اس کے آگے جھکو ۔ پھر جہاں سے گیا ہے وہاں جھکو ۔ پھر کعبے میں جاو گے تو کیا منہ لے کے جاو گے پھر کہاں کہاں جھکو گے کائنات کے رب کی قسم ۔ بڑے گنہگار ہیں ۔ بڑے خطاکار ہیں اپنے گناہوں کو دیکھتے ہیں حیا آتی ہے لیکن اے رب ۔ تیری بارگاہ میں آئیں گے کوئی نامہ اعمال میں روشنی نہیں ہو گی ایک بات تو تن کے کہہ سکیں گے اللہ دیکھ گنہگار جتنے چاہے ہوں لیکن تیری کبریائی کی قسم ہے دنیا میں کسی کبریا کے سامنے نہیں جھکے ۔

اتنی تو بات ہے اور وہ حوض کوثر والا حوض پر بیٹھا ہو گا کہیں گے آقا جو چاہے سلوک کرے لیکن کائنات نے بڑے آقا بنائے ہم نے تیرے سوا کبھی کسی کی طرف پلٹ کے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا ۔

گنہگار بہت ہیں خطا کار بہت ہیں ' لیکن نہ تیری کبریائی میں فرق آنے دیا نہ مدینے والے تیری مصطفائی میں فرق آنے دیا ۔

امامت مانی تو تیری خدائی مانی تو خدا کی نہ ضیاء الحق کی مانی ' ناراض ہو جائیں کہ ہم انتخابات کی بات کرتے ہیں ' ہمارا عقیدہ انتخاب ہے " میں کہتا ہاں کہ ایمہ وچارے رپورٹر آئے نئیں ا-نہاں واسطے وی تے کوئی مصالحہ ہونا چاہی دا اے ناں " ایمہ ایویں ای ناں خالی کتاباں لے کر چلے جان " میں یہ کہہ رہا تھا ' ہمارے اوپر ناراض ہو جائے ساری کائنات ! اللہ کی قسم پرواہ نہیں ہے ۔ صدر ' مشیر ' وزیر ' تھانیدار تو ہوتا ہی نہیں اچھا آدمی ہوتا ہے بے چارہ ۔ ویسے اک گل یاد رکھو ' آئی جی نال لڑلیا کرو ۔ تھانیدار نال نہ لڑیا کرو ۔ ایمہ قریب دا آدمی اے ایمہ کول جو رہندا اے ۔ کیا ہے ؟

کعبے کے رب کی قسم ہے یہی ایک بڑا فخر ہے کہ اللہ نے اس گھرانے میں پیدا کیا کہ جس میں پیدا ہونے والے کے چھوٹے سے دل میں رب کے سوا کسی دوسرے کا ڈر ہوتا ہی نہیں کیا کریں اب نہیں ہے تو کیسے ڈریں ۔ ڈرامہ تو ہمیں کرنا نہیں آتا ۔ لوگ تو ڈرامہ کر کے بھی ڈرا لیتے ہیں ۔

اور بات آگئی ہے مولوی زبیر ہمارا یار ہے کہتا ہے پیٹنے کی بات کرو میں کہتا ہوں اگر پیٹنا ثواب ہوتا تو مولوی ( شیعہ ذاکر ) زیادہ پیٹتا ۔ ایمانداری کی بات ہے کہ نہیں اگر چھریاں مارنا ثواب ہوتا تو مولوی تلواریں مارتا اگر یہ کام ثواب کا ہے تو مولوی کیوں نہیں کرتا ۔ مولوی نے تو ڈیڑھ سو روپے گز والے کپڑے کی شیروانی پہنی ہوتی ہے لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن پیٹ رہے ہوتے ہیں ۔ او خدا کے بندے اگر پیٹنا ثواب ہے تو تیری چھاتی کیسے سلامت ہے ۔ کیا لوگوں کو کہتے ہو ' ہم سے سنو ! ہم لوگ لوگوں کو وہی کہتے ہیں جو خود کرتے ہیں ہم خود پیٹنا نہیں جانتے لوگوں کو پٹوانے کے لئے بھی نہیں کہتے ' اپنی چھاتی عزیز ہے تو لوگوں کی کیوں برباد کریں ۔ ہمارا تو بڑا سیدھا سادھا مسلک ہے ۔

آؤ پوچھو علی مرتضےٰ سے جاؤ کسی مولوی کو کہو ۔ یہ جو شہدائے کربلا میں نام لیتے ہو غیروں کے بیٹوں کے ۔ محمد ابن عوبحہ ۔ جعفر ابن عوبحہ ۔ شم ذی الجوشن یہ کہاں کے رہنے والے ہیں ۔ شمر کا نام ۔ فلاں کا نام اور چچا کے بیٹوں کے نام محمد ابن عون ۔

جعفرابن عون پھر عباس کانام لیتے ہو ۔ پھر مسلم کانام لیتے ہو ۔ اور ان سب سے دوستی علی سے دشمنی کیا ہے ۔ اس کے بیٹوں کانام کیوں نہیں لیتے جاوواقعہ شہادت کی کوئی تاریخ اٹھا کے لاؤ ۔ اس میں سب سے پہلے حسین پہ جس نے اپنی جان نچھاور کی تھی وہ ابوبکر تھا علی کا بیٹا ۔ کیا نام تھا اس کا ابوبکر ۔ دوسرا جس نے اپنی جان قربان کی تھی اس کا نام عمر تھا ۔ کس کا بیٹا علی کا تیسرا جس نے جان قربان کی اس کا نام عثمان تھا ۔ کس کا بیٹا ۔ علی کا ان کا نام کیوں نہیں لیتے ہائے کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے ۔

کیوں چھپاتے ہو ۔ او لوگوں کے بیٹوں کے نام لیتے ہو کہ حسین کے ساتھ قربان ہوئے علی کے بیٹوں کانام کیوں نہیں لیتے جانتے ہو علی کے بیٹوں کانام آئے گا تو ابوبکر آئے گا ۔ علی کے بیٹوں کا نام آئے گا تو عثمان آئے گا ۔ اور سنوبات عو بحہ کے بیٹے نام لینے والو ۔ حسین کے بڑے بھائی حسن کے بیٹے کانام کیوں نہیں لیتے ۔ حسین کے بھتیجے کا نام کیوں نہیں لیتے ۔ کربلا میں شہید ہونے والا ایک حسن کا بیٹا ابوبکر تھا ایک عمر تھا ان کا نام کیوں نہیں لیتے ابھی تسلی نہیں ہوئی ۔ جو شہید ہوا ہے اس کو پوچھو ۔ او علی اصغر کا نام لیتے ہو محمد کانام لیتے ہو ۔ او حسین کے جوان بیٹے کانام کیوں نہیں لیتے جو باپ کے تیر کھاتا ہوا مرا جس کا نام عمر ابن حسین تھا ۔ حسین کا بیٹا عمر کیوں نہیں نام لیتے اپنی مسجدوں میں اپنے بارگاہوں میں ہمارے بڑوں کانام نہ لکھو اپنے بڑوں کا نام تو لکھو ' اور کتاب ' کتاب تمہاری ' کوئی ماں کالال اٹھے ۔ کہے ہماری کتاب میں نہیں ہے ۔ یااس کتاب کو جلائے ' یاعمر کی صداقت کا ' رفعت کا ' جلالت کا ' عظمت کا اور علی کے اس سے پیار کااعتراف کرے ۔

اپنے گھروالوں سے پوچھ لو جن کو تم اہل بیت کہتے ہو انھوں نے اپنے بیٹوں کے نام ان کے نام پہ کیوں رکھے میں تھک گیا ہوں پوچھ پوچھ کے ' میں نے ملتان میں پوچھا مظفر گڑھ میں پوچھا ' ڈیرا غازی خان میں پوچھا ۔ پشاور میں پوچھا ۔ لاہور میں پوچھا کوئی جواب نہیں دیا ایک نے جواب دیا مظفرگڑھ سے آیا تھا ۔ کہنے لگا کہ نام علی نے اس لیے رکھے کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ نام برے نہیں ہوتے کہنے لگا ہاں ' میں نے کہا

حسن نے کیوں اپنے بیٹوں کے نام رکھے کہنے لگا اس نے بھی اسی لئے رکھے ۔ میں نے کہا حسین نےؓ اس نے کہا حسین نے کسی بیٹے کا نام نہیں رکھا میں نے کہا حسین کے بیٹے کا نام بھی عمر رکھا پوتے کا نام بھی عمر رکھا ۔ اٹھا ارشاد شیخ مفید کی اٹھا جلاء العیون ملا باقر مجلسی کی ، کوئی دنیا کے سب ناموں کی تاریخ اٹھاؤ شیعہ کی لکھی ہوئی ہو ۔ جہاں حسین کا ذکر آئے گا اس کے بیٹے کا نام عمر آئے گا اس کے پوتے کا نام عمر آئے گا ۔ کہنے لگا میں پوچھ کے بتلاؤں گا ۔ اور میں خط کا انتظار کر رہا ہوں ، پیسے بھی میں نے خط کے دنے دئے تھے اور پھر میں نے کہا علی نے تو سمجھانے کے لئے نام رکھے کہ نام برے نہیں ہوتے ۔ تجھ کو نام پھر برے کیوں لگتے ہیں کہنے لگا میں تو برا نہیں سمجھتا ۔ میں نے کہا بالکل نہیں سمجھتا ۔ کہنے لگا بالکل نہیں سمجھتا ۔ میں نے کہا اچھا پھر آج تیرے نام پہ عمر کا کتبہ لکھ کے لگا دیتے کہندا اے مینوں مروانا جے ۔ پھر کیوں نہیں نام رکھتے ۔

آؤ اہل بیت سے پوچھو ان کے نزدیک ان کا مقام کیا ہے میں نے ابتدا میں کہا تھا کہ آج اس مسئلے پر جھگڑ رہے ہیں جس مسئلے پر جھگڑنے کا کوئی فائدہ نہیں ۔ کہتے ہیں خلافت علی کا حق تھا ۔ میں کہتا ہوں کہ تمہارے کہنے سے اگر علی کا حق تھا ، تو واپس مل جائے گی ؟ کیوں جی اگر چودھری معشوق کے پاس پڑی ہوئی ہے تو میں خود تمہیں اٹھا کے دے دیتا ہوں ؟ میرے گھر میں پڑی ہے ؟ کوئی سمجھ میں نہیں آتی بات ! اب اگر کہتے ہو کہ لے لی تھی ؟ پھر اب ؟ اب کیا کریں ؟ جو زور والے تھے لے ہی لیتے ہیں جو پھر شیر خدا ہوتے ہیں وہ لے ہی لیتے ہیں جو طاقتور ہوتے ہیں وہ لے ہی لیتے ہیں جب کمزور نے مان لیا ہے تو تو کیوں نہیں مانتا کہتا ہے وہ کمزور تھا ؟ میں نے کہا پھر دی کیوں ، کہتا ہے انہوں نے چھین لی تھی ، میں نے کہا طاقتور سے کوئی چھین سکتا ہے میں خود کمزور ہوں میری گاڑی کو کوئی ہاتھ لگا کے تو دیکھے مسجد کوئی چھین لے کسی چوہدری کا کوئی مرلہ چھین کے دکھائے ۔ اور کوئی اپنی زمین کی " وٹ " نہیں چھیننے دیتا ۔ ٹھیک ہے کہ نئیں ۔ میں مرگیا ہوں سمجھا سمجھا کے اپنی بستی کو ، او وٹاں دے کی لڑوے او ،

" وٹ " سمجھتے ہو ۔ سارے ای سمجھ دے او سارے پنڈ او تسی اکٹھے ہوئے دے او ۔ کوئی وٹ چھین سکتا ہے ؟ کسی کی ؟ میں نے کئی دفعہ خدا جانتا ہے لوگوں کو کہا بندوقیں لے کے بیٹھے ہوئے میں نے کہا کیا بات ہو گئی ہے کہنے لگے میری وٹ ڈھانا چاہندا اے میری وٹ واہنا چاہندا اے ' میں آکھیا چودھری وٹ ای اے ناں ۔ کہنے لگا وٹ نئیں جٹ دی ست اے ۔ کہتے ہیں کہ نئیں او تم دو ٹکے کے لوگ ' ہماری وٹ کوئی نہیں چھین سکتا ۔ علی اتنا ہی کمزور تھا ' کوئی اس کی خلافت ہی چھین کر لے گیا تھا ۔ کوئی عقل کی بات کرو کبھی سوچ سمجھ کے بھی بات کی ہے ؟ ٹکر کس کو پڑ رہی ہے وہ یہ نہیں سمجھتے وہ کہتے ہیں ' ابو بکر کو گالی دے رہے ہیں انہوں نے چھین لی ۔ اوب بندہ خدا ابو بکر کو برا کہنے سے پہلے تو یہ سوچ لو کہ جس کی چھینی ہے اس کی حیثیت کیا ہے اس کی کیا عزت تو دیکھ رہا ہے علی اتنا کمزور تھا اس کی جو چیز مرضی چھین کے لے جاتا تھا ۔ میرا موضوع کہ کیا کیا چھینا ۔ اور انہوں نے کیا کیا بتایا اور کیا کیا ہم سے چھینا ' خدا کا خوف کرو اللہ ڈرو ' آج ملک کو اتحاد کی ضرورت ہے آج ملک انفاق کی ضرورت ہے کعبے کے رب کی قسم ۔

آج اندرا گاندھی لن ترانیاں کر رہی ہے آج مسلمان بیروت میں جو ذبح ہو رہے ہیں اس کا سبب کیا ہے ؟ اس کا سبب یہ ہے کہ مسلمان بیکار لڑ رہے ہیں اپنے اکابر کی نفی کر رہے ہیں ۔ اپنے اسلاف کے ماضی کو گندلا کر رہے ہیں ۔ وگرنہ کبھی کفر کو جرات ہو سکتی تھی کہ مسلمان کی طرف آنکھ اٹھا کے دیکھے آج لڑتے ہو اور لڑتے اس چیز پہ ہیں جس کو چودہ سو سال گزر چکے ہیں ابو بکر کو فاروق کو عثمان کو تم برا کہو گے تو چاند پہ تھوکنے سے چاند گندہ ہو جاتا ہے ؟ اس پہ کوئی فرق پڑ جائے گا ؟ تم ہمارے جذبات کو کیوں مجروح کرتے ہو ؟

ہم کہتے ہیں کائنات میں سب سے اعلی ترین ہستی ۔ کہ آدم کی اولاد میں قیامت تک جیسی پیدا نہ ہوئی ۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی ہے ۔ اور نبیوں کی امتوں میں سے ساری کائنات کے جتنے نبی علیہم السلام ان سب کی امتوں میں سے سب سے

اعلی ہستی صدیق رضی اللہ عنہ کی اس کے بعد ہستی فاروق رضی اللہ عنہ کی اس کے بعد ہستی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی۔ اس کے بعد ہستی علی مرتضے رضی اللہ عنہ کی۔ ہم تو کسی کو برا نہیں کہتے ہیں جو کسی ایک کو برا کہتا ہے اس کا ایمان سلامت رہتا نہیں؟

## اطلاعات و اعلانات

1۔ وی پی آ رہا ہے اسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض فریضہ ہے۔

2۔ مجلہ ترجمان السنہ کا سالانہ زر تعاون مرکزی دفتر 475 شادمان کالونی لاہور کے علاوہ سبحانی اکیڈمی اردو بازار لاہور اور مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور میں بھی جمع کروایا جا سکتا ہے۔

## 3۔ اگلے شمارے میں

۱۔ قادیانی بحیثیت سامراجی ایجنٹ از علامہ شہید، ترجمہ مسعود الرحمن

۲۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر اور جمہوریت از مولانا قاضی محمد اسلم سیف صاحب

۳۔ راہ نجات: کتاب و سنت از نذیر احمد سلفی۔ چنیوٹ

۴۔ ہمارا نصاب تعلیم اور شیعی انداز فکر از صاحبزادہ برق التوحیدی

و دیگر مقالات

ادارہ

☆ خریداری نمبر نہ ملنے کی صورت مین ناظم دفتر سے رابطہ کریں۔

☆ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

## 4۔ ادارہ ترجمان السنہ کے ٹیلی فون نمبر کی تبدیلی

ادراہ ترجمان السنہ کا نمبر 413131۔ اب تبدیل ہو کر 474731 ہو گیا ہے۔ واضح رہے دوسرے نمبر 413130 میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی احباب مطلع رہیں۔